14071-اگر نقد خریدنے کی استطاعت ہے تو افضل ہے کہ قسطوں میں نہ خریدے

سوال

میں نقد قیمت دینے کی استطاعت رکھتا ہوں لیکن کیا میرے لیے قسطوں میں خریداري کرنا جائز ہے، یہ علم میں رکھیں کہ قسطوں میں خریداري کی قیمت نقد سے زیادہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (
13973) کے جواب میں یہ بیان ہوچکا
ہے کہ قسطوں کی بیع قیمت میں زیادتی کے ساتھ جائز ہے.

اس کے جائز ہونے ساتھ یہ ضروري ہے کہ
اس مسئلہ میں وسعت اختیار نہ کی جائے اور خاص کر جب اس کی ضرورت نہ ہو، کیونکہ قسطوں
کی بیع قرض کی بیع ہے، اور قرض میں وسعت اختیار کرنا صحیح نہیں، بلکہ چاہیے کہ
ضرورت اور حاجت کے وقت ہی قرض لیا جائے.

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
قرض سے پناہ طلب کیا کرتے تھے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی
ہیں کہ نماز میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے :

(
اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ،
وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ
إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ
)

اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں
عذاب قبر سے اور تیري پناہ چاہتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے اور تیري پناہ چاہتا ہوں
زندگی اور موت کے فتنہ سے اے اللہ تیري پناہ پکڑتا ہوں گناہ سے اور قرض سے.

مغرم قرض کو کہتے ہیں :

توایک شخص نے کہا آپ قرض سے کتنی
زیادہ پناہ مانگتے ہیں ! تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جب آدمی مقروض ہوجاتا
ہے توپھر بات چیت میں جھوٹ بولتا اوروعدہ کرکے وعدہ خلافی کرتا ہے. صحیح بخاری (
(833

اور نبی کریم صلی اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قرض کی ادائیگی کی دعا کیا کرتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں میں
مندرجہ ذیل دعا شامل تھی :

(
اللَّهُمَّ أَنْتَ الأَوَّلُ فَلَيْسَ
قَبْلَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ
الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ ، وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ
شَيْءٌ ، اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ
)

اے اللہ تواول ہے تجھ سے قبل کوئی چیز
نہیں ، اور توآخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں ، اور توظاہر ہے تیرے اوپر کوئی چیز نہیں ،
اور توباطن ہے تیرے علاوہ کوئی چیز نہیں ، ہم سے قرض ادا کردے اور ہمیں فقر سے غنی
کردے. صحیح بخاری حدیث نمبر (4888).

اس لیے جو شخص بھی نقد خریداری کرنے
پر قادر ہواسے کے لائق نہیں کہ قسطوں میں خریداری کرے ، کیونکہ اس کی بنا پر اس
کے ذمہ قرض ہوگا اور وہ اس کی ادائیگی میں مشغول ہوجائے گا حالانکہ وہ اس سے مستغنی
ہے ، اوراسے اس کی کوئی ضرورت نہیں ، اس کی بنا پر وہ اپنے آپ کو خطرہ سے دوچار کررہا
ہے ، کہ اگراسے قرض کی حالت میں ہی موت آجائے تواسے اس وقت بخشش حاصل نہیں ہوگی جب تک
اس کی جانب سے قرض ادا نہیں کیا جاتا ، اگرچہ وہ معرکہ میں شہید ہی کیوں نہ ہوا ہو.

امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے عبداللہ
بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہم سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کا نے فرمایا :

(شهيد كے قرض كے علاوہ باقى سب گناه
معاف معاف كر ديے جاتے ہيں) صحيح مسلم حديث نمبر (1886)

اور امام نسائى رحمہ اللہ تعالى نے
محمد بن جحش رضى اللہ تعالى عنہ سے روايت بيان كى ہے وہ كہتے ہيں كہ ہم رسول كريم
صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس بيٹھے ہوئے تھے كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے
سر آسمان كى طرف بلند كيا اور پھر اپنا ہاتھ اپنى پيشانى پر ركھا اور فرمانے لگے :
سبحان اللہ! كتنى شديد چيز نازل ہوئى ہے ؟ اور خاموشى اختيار كر لى، تو ہم سہم اور ڈر
گئے، دوسرے دن ميں نے رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا اے اللہ تعالى
كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كيا شديد بات نازل ہوئى تھى ؟ تو رسول كريم صلى اللہ عليہ
وسلم نے فرمايا :

اس ذات كى قسم جس كے ہاتھ ميں ميرى
جان ہے ! اگر ايک شخص اللہ تعالى كے راستے ميں قتل كر ديا جائے اور پھر اسے زندہ كيا
جائے پھر قتل كر ديا جائے، پھر زندہ كيا جائے، پھر قتل كر ديا جائے، اور اس كے ذمہ قرض
ہو تو اس وقت تک جنت ميں داخل نہيں ہو گا جب تک اس كى جانب سے قرض ادا نہيں كر ديا
جاتا. سنن نسائى حديث نمبر (4605) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے صحيح نسائى (
4367) ميں اسے حسن قرار ديا ہے.

حاصل يہ ہوا كہ جب آپ غنى ہوں اور اس
كى آپ كو اپنے پاس موجود مال كى ضرورت نہيں اور آپ كے خيال ميں كچھ ايام تک اس كى
ضرورت بھى نہيں پڑ سكتى تو اولى اور بہتر يہى ہے كہ آپ نقد خريدارى كريں اور قسطوں
ميں نہ خريديں.

واللہ اعلم.